السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے عبدالطیف سوال کرتے ہیں کہ چرمہائے قربانی کا صحیح مصرف کیا ہے کیا انہیں جہاد فنڈ میں دیا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع کے موقع پر سو اونٹ ذبح کیا تھا اور ان کی کھالوں کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تھا کہ ان کی جلیں اور کھالیں صدقہ کر دی جائیں ۔ (صحیح بخاری : کتاب الحج

اس کی مزید وضاحت صحیح مسلم میں با ایں الفاظ وارد ہے : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں کی دیکھ بھال کریں نیز ان کا گوشت کھالیں اور جلیں (مساکین میں تقسیم کر دیں اور قصاب کر بطور اجرت ان کھالوں سے کچھ نہ دیں ۔ (صحیح مسلم :1/424

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھالوں کا بہترین مصرف اپنے علاقے کے غربا اور مساکین ہیں دیگر مصارف زکوۃ کے بجائے انہی کو دی جائیں دینی مدارس کے طلبا پر بھی خرچ کی جا سکتی ہیں مقامی لائبریریوں کی توسیع یا مساجد کی تعمیر وترقی میں انہیں خرچ نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی جہاد فنڈ میں دینی چاہئیں ۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کھالوں اور فطرانہ وغیرہ کو جہاد فنڈ میں نہیں دیا جاتا تھا بلکہ اپنی گرہ سے جہاد فنڈ کو مضبوط کرنا چاہیے اس مقام پر یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ مجلہ الدعوہ نے ایک دفعہ میرے نام سے "قربانی کے احکام ایک نظر میں شائع کیے تھے جس میں لکھا تھا کہ قربانی کی کھال یا اس کی قیمت فقرا مساکین طالبان دین اور مجاہدین کو دینی چاہیے میرے الفاظ میں طالبان دین اور مجاہدین کا اضافہ کر کے خیانت کی گئی ہے میں نے صرف یہ لکھا تھا کہ قربانی کی کھال یا اس کی قیمت فقرا اور مساکین کو دینی چاہیے ، (ملاحظہ ہو احکام صیام ومسائل عیدین وآداب (قربانی 117

قربانی کی کھال سے قربانی کرنے والا خود بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کا مصلیٰ وغیرہ بنا کر اپنے استعمال میں لا سکتا ہے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے ذاتی استعمال میں درست نہیں ہے اور نہ ہی اس کھال کو اجرت کے عوض دینا چاہیے بلکہ قصاب کو مزدوری اپنی گرہ سے دینی چاہیے جیسا کہ حدیث بالا سے واضح ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:199